جلد ۵۳/۱۸	۹ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۹ مئی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا

آپ کی قوتِ قدسیہ اور روحانی تاثیرات کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے۔ ان کے آگے روحانی اعلیٰ غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا۔ پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا۔ اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے۔ پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

"جہاں قوتِ ایمانی ہو وہاں معاصی ٹھہر ہی نہیں سکتے۔ صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم کی زندگی کی طرف دیکھا جاوے کہ انہوں نے حرمت کی آیت نازل ہونے کے بعد کیسی شراب چھوڑ دی ..... حکم حرمت کے دن شہر کی گلیوں میں (شراب) ٹخنوں تک بہہ نکلی۔ مگر یہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور تاثیر کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کے ایمان ایسے قوی ہوئے تھے کہ شراب بھی جس کا وہ لوگ پانی کی جگہ استعمال کرتے تھے شرک کی طرح ایسی نابود ہوئی کہ پھر عود نہ کر سکی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے کیا معصوم رکھا تھا کہ باوجودیکہ آپ کے تمام رشتہ دار اور اقربا اور تمام قوم اس خبیث چیز کے استعمال میں مستغرق تھے اور آنحضرتؐ نے اپنی ابتدائی ۴۰ سالہ زندگی انہی لوگوں میں بسر کی تھی مگر کسی کا اثر آپ پر نہ ہوا۔ گویا روزِ ازل ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم بنایا تھا۔ اور یہ آپ کی فطرت سلیم کی اور عصمت کی ایک خاص دلیل ہے۔"

(الحکم ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ مئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ آج صبح پانچ بجے بذریعہ موٹر کار راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے آپ پشاور بھی تشریف لے جائیں گے۔ ہر دو مقامات پر آپ مجالس انصار اللہ کے اجتماعات میں شرکت فرمائیں گے۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔

لیگوس (نائیجیریا) مکرم نسیم سیفی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب بخیریت لیگوس پہنچ گئے ہیں۔ مکرم شیخ صاحب ۵ اپریل کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اور جاتے ہوئے انہیں فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کا وہاں جانا ان کے لئے سلسلہ کے لئے اور اس ملک کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین (وکالت تبشیر)

جامعہ احمدیہ کے ہال میں ایک علمی تقریر

ربوہ —— مورخہ ۱۰ مئی بروز اتوار بوقت ۲۰-۱۲ دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم و محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور

"مرضی مولا از ہمہ اولیٰ"

کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

لئیق احمد طاہر
الامین للجمعیۃ العلمیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ مئی ۶۴ء

عذابِ الٰہی کا قانون

مودودی صاحب نے اپنے ماہنامہ ترجمان القرآن جون ۱۹۳۳ء میں "نزول عذاب الٰہی کا قانون" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا تھا اس مضمون کو جریدہ ایشیا لاہور ۳ اپریل ۱۹۶۴ء میں نقل کیا گیا ہے۔

مودودی صاحب نے اس مضمون میں قرآن کریم کی آیات پیش کر کے بخیال خود عذاب الٰہی کے قانون کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے موجودہ زمانہ کی مثال پیش کی ہے۔ اور لکھا ہے :-

" یہ عذابِ الٰہی کا اٹل قانون جس طرح پچھلی قوموں پر جاری ہوتا رہا ہے اسی طرح آج بھی اس کا عمل جاری ہے اور اگر بصیرت ہو تو آپ آج خود اپنی آنکھوں سے اس کے نفاذ کی کیفیت ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ مغرب کی وہ عظیم الشان قومیں جن کی دولت مندی و خوشحالی۔ طاقت و جبروت، شان و شوکت، عقل و ہنر کو دیکھ دیکھ کر نگاہیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں اور جن پر انعامات کی پیہم بارشوں کے مشاہدے سے یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ شاید یہ خدا کے بڑے ہی مقبول اور چہیتے بندے اور خیر و صلاح کے مجسمے ہیں۔ ان کی اندرونی حالت پر ایک غائر نگاہ ڈالئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ اس عذاب الٰہی کے قانون کی گرفت میں آ چکی ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو خود اپنے انتخاب و اختیار سے اس دیو ظلم (ظلم بر نفس خود) کے چنگل میں پوری طرح پھنسا دیا ہے جو تیزی کے ساتھ انہیں تباہی و ہلاکت کی طرف لئے چلا جا رہا ہے۔

وہی صنعت و حرفت کی فراوانی۔ وہی تجارت کی گرم بازاری۔ وہی دہائے سیاست کی کامیابی وہی علوم حکمیہ و فنون عقلیہ کی ترقی۔ وہی نظام معاشرت کی سربفلک بلندی جس نے ان قوموں کو دنیا پر غالب کیا اور روئے زمین پر ان کی دھاک بٹھائی۔ آج ایک ایسا خطرناک جال بن کر ان کو لپٹ گئی ہے جس کے ہزاروں پھندے ہیں اور ہر پھندے میں ہزاروں مصیبتیں ہیں۔ وہ اپنی عقلی تدبیروں سے جس پھندے کو کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا ہر تار کٹ کر ایک نیا پھندا بن جاتا ہے اور رہائی کی ہر تدبیر مزید گرفتاری کا سبب ہو جاتی ہے۔

اتہ کبر کہ زندگہ آکشودہ را

یہاں ان تمام معاشی اور سیاسی اور تمدنی مصائب کی تفصیل کا موقع نہیں ہے جن میں مغربی قومیں اس وقت گرفتار ہیں۔ بیان مدعا کے لئے اس تصویر کا صرف ایک پہلو پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ قومیں کس طرح اپنے اوپر ظلم کر رہی ہیں اور کس طرح اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا سامان مہیا کئے جا رہی ہیں۔"

(ایشیا ۳/۴/۶۴ صفحہ ۶)

اس کے بعد مودودی صاحب نے زمانہ حال کی ایک مثال زیر عنوان "ایک جنگ۔ اپنی نسلوں کے خلاف" بدیں الفاظ بیان کی ہے :-

"اپنے معاشی، تمدنی اور سیاسی احوال کی خرابی کے اسباب تشخیص کرنے اور ان کا علاج تجویز کرنے میں اہل فرنگ سے عجیب عجیب غلطیاں ہو رہی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک غلطی یہ ہے کہ وہ اپنی مشکلات کا بڑا بلکہ اصلی سبب آبادی کی اکثریت کو سمجھنے لگے اور ان کو اس کا صحیح علاج یہ نظر آیا کہ افزائش نسل کو روکا جائے۔ معاشی مشکلات کے ساتھ ساتھ یہ خیال نہایت تیزی کے ساتھ مغربی ممالک میں پھیلنا شروع ہوا۔ اور دلوں میں کچھ اس طرح بیٹھا کہ لوگ اپنی نسل کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھنے لگے۔ یا بالفاظ دیگر اپنی نسل کے سب سے بڑے دشمن بن گئے چنانچہ ضبط ولادت کے نئے نئے طریقے جو پہلے کسی کے ذہن میں بھی نہ آتے تھے عام طور پر رائج ہونے شروع ہوئے اس تحریک کو ترقی دینے کے لئے نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغ و اشاعت کی گئی۔ کتابیں، پمفلٹ، رسائل اور جرائد خاص اسی موضوع پر شائع ہونے لگے انجمنیں اور جمعیتیں قائم ہوئیں۔ ہر عورت اور مرد کو اس کے متعلق معلومات پہنچانے اور عملی آسانیاں فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ غرض یورپ اور امریکہ کے عمرانی "مصلحین" نے اپنی نسلوں کے خلاف ایک زبردست جنگ چھیڑ دی اور جوش اصلاح میں ان کو یہ سوچنے کا ہوش بھی نہ آیا کہ آخر یہ جنگ کہاں جا کر رکے گی۔" (ایضاً)

مودودی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ عذاب کا یہ الٰہی قانون ہے ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔ مگر یہ تکوینی قانون ہے۔ یہ درست ہے کہ جو لوگ قانون فطرت کی نافرمانیاں کرتے ہیں انکو اس تکوینی قانون کے مطابق ضرور سزا ملتی ہے جیسا کہ خود مودودی صاحب نے معاشی خرابیوں کا ذکر کیا ہے تاہم عذابِ الٰہی کا یہ قانون ایسا ہے جس کی توجیہہ عقلاً کی جا سکتی ہے۔ ایک شخص جو جلتی آگ میں ہاتھ ڈالتا ہے ضرور ہے کہ اس کا ہاتھ اسی تکوینی قانون کے ماتحت جل جائے کہ جو کچھ آگ میں ڈالا جاتا ہے وہ جل جاتا ہے۔ ایسے قانون کی زد سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو عقل دی ہے اور عقل تجربہ کی بنا پر ایسے عذاب سے بچ سکتی ہے۔ بے شک شراب خوری، زناکاری کے فطری نتائج بیماریوں کی صورت میں نکلتے ہیں لیکن دنیا میں ایسے انسان بھی ہیں جو یہ فعل اعتدال کے ساتھ کرتے ہیں اور ان نتائج سے بڑی حد تک بچے رہتے ہیں۔ ان دونوں باتوں پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ عذاب الٰہی کا یہ تکوینی قانون اس الٰہی قانون عذاب سے علیحدہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں نافرمان اقوام کے متعلق آتا ہے۔ اس کی موٹی پہچان یہ ہے کہ بظاہر اس قسم کے الٰہی عذاب کو لوگوں کی بداعمالیوں کے ساتھ بظاہر کوئی علت و معلول کا تعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جو آندھی کا عذاب آیا تھا یا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر جو طوفان کا عذاب نازل ہوا تھا اسکو بظاہر اقوام کی بداعمالیوں کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا مطلب یہ ہے کہ ہم تکوینی قانون کے اس عذاب کو بداعمالیوں کے ساتھ جوڑ نہیں سکتے کیونکہ کوئی ایسا تکوینی قانون موجود نہیں ہے کہ اگر لوگ خلاف وضع فطری عمل کریں گے تو لازماً ان پر آندھی اور پتھر برسائے جائیں گے تکوینی قانون صرف اس قدر ہے کہ اگر خلاف وضع فطری عمل کیا جائے گا تو اس سے خاص بیماریاں پیدا ہوں گی۔ اس لئے انسانی عقل ایسے افعال سے بچنے کا فتویٰ دیتی ہے۔ خلاف وضع فطری عمل کرنے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں بے شک تکوینی قانون کے مطابق ہم اس کو عذاب الٰہی ہی کہہ سکتے ہیں مگر قوم لوط پر جو آندھیاں لائی گئیں اور پتھر برسائے گئے وہ عذاب اس عذاب سے بالکل الگ ہے۔ اس کو ہم عذاب الٰہی کا تشریعی قانون کہہ سکتے ہیں۔

اس عذاب کے متعلق اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک واضح اصول پیش کیا ہے کہ :-

مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل)

یعنی ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک ہم ایک رسول کو مبعوث نہ کر لیں۔

مطلب یہ ہے کہ ایسا عذاب اقوام پر لانے سے پہلے اللہ تعالےٰ اپنے رسول کے ذریعہ لوگوں کو متنبہ کر دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے مضمون کے شروع میں سورۂ بنی اسرائیل کی جو آیات دی ہیں ان میں سے اس اصولی امر کو چھوڑ دیا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس مغالطہ میں قائم رہتے ہیں کہ عذاب الٰہی محض تکوینی قانون کے مطابق ہی نازل ہوتا ہے۔ یہ ہمارا گمان ہے ممکن ہے کہ مودودی صاحب کے پیش نظر صرف عذاب الٰہی کے تکوینی قانون کو بیان کرنا ہو۔ اور تشریعی قانون کو نظر انداز کر دیا ہو۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جن اقوام کے عذاب کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے وہ یہی تشریعی قانون ہے اور اس کا اوّلین اصول یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسا عذاب نازل کرنے سے پہلے منذر رسول ضرور مبعوث فرماتا ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ ایسا عذاب سچی توبہ سے ٹل جاتا ہے جیسا کہ حضرت یونسؑ کی قوم کے متعلق قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔

جن بداعمالیوں کا مظاہرہ اس وقت موجودہ اقوام کر رہی ہیں۔ عذاب الٰہی کے تکوینی قانون کے مطابق وہ ان کا خمیازہ ضرور بھگتیں گی۔ مگر یہ عذاب ایسا ہے جس کا تدارک عقل سے کیا جا سکتا ہے محض اللہ تعالےٰ پر مجرد ایمان لانے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے وہ ٹل نہیں سکتا۔ غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ صرف تکوینی قانون پر زور دینے سے ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور ایقان بالمعاد کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ جو عذاب الٰہی بطور معجزہ کے مثلاً قوم لوط یا قوم نوح پر آیا تھا وہی عذاب انسانوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف پھیر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور یہی عذاب الٰہی ہے جو ایمان بالغیب کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسے عذاب الٰہی کی آمد سے پہلے الٰہی قانون یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ انسانوں کو اس عذاب سے متنبہ کرتا ہے اور اگر انسان اس کے رسول کو قبول کر لیں اور ایمان بالغیب وغیرہ ان میں پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑ گڑا گڑ گڑا کر گر جائیں تو اللہ تعالےٰ اس عذاب کو ٹال دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان اڑے رہیں۔ اور نہ تو فرستادۂ حق کو قبول کریں اور نہ ایمان لائیں تو عذاب نازل ہو کر رہتا ہے جیسا کہ قوم لوطؑ اور قوم نوحؑ کے بارے میں ہوا۔

اس کی مثال ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق میں آپ ہی کے الفاظ میں ذیل میں درج کرتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی میں آپ فرماتے ہیں :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت

(باقی صفحہ ۵ پر)

کارروائی اجلاس نگران بورڈ مورخہ ۴/۶ ۱۹

— محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ —

اجلاس میں جملہ ممبران کرام موجود تھے۔ جماعت کے ساتھ بحیثیت مجموعی تعلق رکھنے والے فیصلے درج ذیل ہیں۔

(۱) بیرون پاکستان مبلغین کے ساتھ ان کے اہل و عیال بھیجنے کے متعلق غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے ممبران محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب صدر۔ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سیکرٹری ہوں گے یہ سب کمیٹی دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ نگران بورڈ میں پیش کرے گی۔

(۲) جماعت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے معاملہ پر غور ہوا۔ فیصلہ ہوا کہ دو سب کمیٹیاں بنائی جائیں جو پورا مواد جمع کر کے اس پر غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹیں نگران بورڈ میں پیش کریں۔ ایک سب کمیٹی زرعی ترقی کے متعلق تجاویز کرنے کے لئے ہو اور دوسری صنعتی اور تجارتی ترقی کے متعلق۔

زرعی سب کمیٹی کے ممبران محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب صدر محترم ملک عمر علی صاحب۔ محترم وکیل الزراعت صاحب اور محترم ناظر صاحب زراعت سیکرٹری ہوں گے۔

صنعتی اور تجارتی سب کمیٹی کے ممبران محترم شیخ رحمت اللہ صاحب صدر۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اور محترم ناظر صاحب تجارت و صنعت سیکرٹری ہوں گے۔ یہ سب کمیٹی جماعت کے بڑے بڑے تاجروں اور صنعت کاروں کا ایک اجلاس بلائے گی اور ان میں سے بھی جس کو چاہے اپنے ساتھ بطور ممبر شامل کرے گی۔

ان سب کمیٹیوں کے کام کے لئے ان کے صدر صاحبان ضروری اخراجات کا تخمینہ صدر نگران بورڈ کے پاس بھیجیں گے۔

(۳) قضاء کے فیصلہ جات کی تنفیذ کے متعلق فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ اگر کسی کیس میں قضاء کے کسی فیصلہ کی تنفیذ کو روکنا چاہے۔ تو اس کے لئے قضاء میں تحریک کر سکتی ہے۔ اور قضاء ہی اس میں مناسب حکم دینے کی مجاز ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ تنفیذ کو براہ راست نہیں روک سکے گی۔ قضاء کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کرنے سے قبل بھی ایسی درخواست قضاء میں ہو سکتی ہے۔

(۴) بورڈ قضاء کے فیصلہ کے خلاف درخواست نظر ثانی کے کچھ قواعد نگران بورڈ نے بنائے تھے۔ جو الفضل مورخہ ۱۳ 12/63 صفحہ ۳ پر چھپ چکے ہیں۔ ان میں شق نمبر ۸ میں حسب ذیل فقرے کا اضافہ کیا جائے۔

"بشرطیکہ اگر کسی مقدمہ میں کسی وقت یہ سوال ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی ارشاد قضاء کے لئے مانع سماعت مقدمہ ہے یا نہیں تو صدر بورڈ قضاء مقررہ پینل (panel) کے ذریعہ اس امر کا فیصلہ کرائیں گے۔"

نظر ثانی کی درخواستوں کی سماعت کے لئے مقررہ پینل میں مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کا نام اس وجہ سے حذف کیا جاتا ہے کہ وہ لوکل قاضی ہیں اور ان کی جگہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا نام لکھا جاتا ہے۔

یہ قاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"ٹھیک ہے۔"

یہ اجلاس پانچ گھنٹے سے کچھ زائد رہا۔

(مرزا عبد الحق صدر نگران بورڈ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار

"الفضل"

خود خرید کر پڑھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خدام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا خاص سلوک

ایک نشان کے پورا ہونے کی گواہی

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ پٹیالوی حال طبی خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان حاضر ہوا تھا۔ ان دنوں یہ عاجز جماعت احمدیہ پٹیالہ کا سیکرٹری تھا۔ جلسہ کے آخری دن صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری صاحب کی جانب سے اعلان ہوا کہ آج بعد نماز مغرب و عشاء صدر انجمن احمدیہ کا جنرل اجلاس ہوگا۔ جس میں بیرونجات کی انجمنوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کی شمولیت لازمی ہے۔ اجلاس مسجد مبارک میں ہوگا۔

خاکسار اس اعلان کے مطابق نماز مغرب و عشاء کے ختم ہونے پر مسجد میں حاضر رہا۔ باوجودیکہ سخت بھوکا تھا۔ کیونکہ صبح سات آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ مگر غیر حاضری کے خوف سے مسجد چھوڑ کر کھانا کھانے نہ گیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ تمام مسجد خالی ہو گئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ دوسری انجمنوں کے عہدہ داران اور اراکین صدر انجمن ابھی تشریف لے آئیں گے اور اجلاس کی کارروائی شروع ہو جائے گی۔ مگر میرا خیال پورا نہ ہوا۔ جلد تو کیا کافی دیر گزرنے پر بھی کوئی نہ آیا۔ میں حیران سا ہو گیا۔ ایک طرف بھوک ستا رہی تھی دوسری طرف غیر حاضری کا ڈر۔ اسی حالت میں قریباً دو گھنٹے گزر گئے۔ تب اراکین مجلس تشریف لائے اور اجلاس شروع ہوا اور پونے بارہ بجے ختم ہوا۔ اور میں مسجد سے اتر کر لنگر خانہ کی طرف گیا۔ جب بند پایا تب میں اسی حالت میں اپنی قیام گاہ میں گیا اور لیٹنے کو تھا کہ کمرہ کے دروازہ پر کسی صاحب نے دستک دے کر کہا "جس بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانہ میں پہنچ کر کھانا کھائے لنگر دوبارہ کھولا گیا ہے۔" چنانچہ میں گیا اور جو کچھ کھانے کو ملا شکریہ کے ساتھ کھا آیا۔ اس وقت میرے سوا غالباً دو بھائی اور تھے جن سے میں آشنا سا نہ تھا۔ اور روشنی بھی مدھم تھی۔ اس لئے میں معلوم نہ کر سکا کہ وہ کون اصحاب تھے۔

اگلی صبح کو نو بجے کے قریب معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندرون خانہ سے سیر وغیرہ کے لئے باہر تشریف لائے ہیں اور دیکھا کہ حضور مسجد مبارک کے چھوٹے زینہ کی چوکھٹ پر گلی کے رخ کھڑے ہیں اور مہمان اور کچھ مقامی احباب سامنے گلی میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اسی وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا مولوی صاحب کو بلائیں۔ جب حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے حاضر ہو گئے تو حضور نے فرمایا:۔

"معلوم ہوتا ہے آج رات لنگر میں کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا۔ بعض مہمانوں کو کھانا نہیں ملا۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے۔ اور مجھے دس بجے کے قریب بشوت الہام کیا گیا ہے۔ یا یھا النبی اطعموا الجائع والمعتر (اے نبی بھوکے اور بے حال کو کھانا کھلاؤ) سو میں نے اسی وقت باہر کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا۔ ان کو کھانا کھلایا جائے۔"

یہ عاجز بھی حضور کے سامنے اس وقت موجود تھا جبکہ حضور حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو رہے تھے۔ اور میں دل میں نمو کش ہو رہا تھا۔ کہ رات میرے خدا نے مجھے کھانا کھلوایا ہے۔

میرے اس بیان کی مصدق تحریر ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ جو کہ مکرم شیخ عبد الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق معاون ناظر ضیافت نے مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۸ء کو لکھ کر دی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۱۹۰۷ء کے جلسہ پر کچھ دوست ایک رات بھوکے رہے۔

۱½ بجے کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ رات کو ہم آدمی تلاش کرنے لگے اور جو رات کھانا کھانے کے بغیر ہی سو گئے تھے ان کو جگا کر کھانا کھلایا گیا۔ صبح حضور مسجد مبارک کی پرانی سیڑھیوں پر تشریف لائے اور سیڑھیوں کے اس دروازہ پر جو نیچے کوچہ میں کھلتا تھا تشریف فرما ہوتے ہیں کبھی اس طرف آ رہا تھا چند اور آدمی بھی آ گئے۔ حضور نے فرمایا مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّل رض) کو بلاؤ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل رض تشریف لائے تو حضرت نے مخاطب ہو کر فرمایا مولوی صاحب رات کو جو الہام ہوا وہ بہت زور اور شدت اپنے اندر رکھتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کا اضطراب اتنی جلدی عرش پر پہنچ گیا اور عرش کو ہلا دیا کہ فوراً ہی الہام کے ذریعہ ان کو کھانا کھلانے کی اطلاع پہنچی۔ والسلام

عبد الحق احمدی سابق معاون ناظر ضیافت ۳۰/۵/۵۰ "

گو یہ الہام اسی رات پورا ہو گیا تھا کہ جس رات حضور کے ارشاد کے ماتحت دوبارہ لنگر کھول کر بعض احباب کو رات کے بارہ بجے کھانا کھلا دیا گیا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ الہام کی وجہ سے جب دوبارہ لنگر خانہ کھولا گیا تھا تو کوئی ایسا شخص ہی نہ ملتا جس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ مگر دو تین ایسے آدمیوں کا پایا جانا جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ الہام خدا کے سچے نبی کو خدائے علیم و خبیر کی جانب سے کیا گیا تھا۔ اس لئے بے کھانا کھائے مہمان کا نہ ملنا ناممکن تھا۔ چنانچہ الہام کی بناء پر بھوکے مہمانوں کی تلاش پر دو تین مہمان ضرور ملے جنہوں نے اس الہام کے ماتحت رات کے بارہ بجے کھانا کھایا۔ پھر جہاں الہام کی تعمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دی وہاں اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی کہ بشدت الہام کئے جانے کی وجہ ضرور موجود تھی اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خدا کی راہ میں بھوک برداشت کرنیوالوں کی سیری کا انتظام خدا خود فرماتا ہے۔

لیکن حضور کا یہ فرمانا کہ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے جس نے اسے ہلایا ہے ظاہر کرتا ہے کہ کسی خاص شخص کی بھوک ہے جس کا یہ کرشمہ ہے۔ پس اس جگہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ:-

(۱) میں اس رات سخت بھوکا تھا کہ آٹھ بجے صبح کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ پھر دن میں کچھ میسر نہ آیا تھا۔ اور عمر نوجوانی کی تھی۔

(۲) بھوک کی یہ تکلیف مجھے سلسلہ کے کام کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتی تھی۔ کہ صدر انجمن کے اجلاس میں شمولیت کا سوال تھا

(۳) میری اپنی ناداری اور کمزوری جسمانی اور کمزوری طبع کے باعث اس وقت نہایت قابل رحم تھا۔ پس ان حالات میں میرا یقین ہے کہ وہ میری بھوک تھی جس نے عرش کو ہلایا اور میرے نزدیک بعد کے واقعات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے

بعد کے حالات

جلسہ ختم ہونے پر خاکسار پٹیالہ آ گیا اور فکر روزگار میں مبتلا ہو گیا۔ کیونکہ تا حال میرا کوئی مستقل روزگار نہ تھا اور والد صاحب کو فوت ہوتے چار ماہ گذر چکے تھے۔ گویا لفظ معتر مجھ پر پورا صادق آتا تھا ایسے حال میں باوجودیکہ مجھے ملازمت پسند نہ تھی[1] پھر بھی مجبوراً میں نے محکمہ تعلیم میں ملازمت کی درخواست دے دی۔ لیکن محکمہ نے التفات نہ کی۔ میں زیادہ پریشان حال ہو گیا اور کمزور بھی ہو گیا۔ میرے اس حال کو دیکھتے ہوئے میرے محترم بزرگ شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم نے میرے لئے ایک آسامی ڈوگرہ کمپنی کی اکونٹنٹی کی تلاش کی اور مجھ سے پوچھا گیا کہ اگر تم اس جگہ ملازم ہونا چاہو تو میں تمہارے لئے کوشش کروں کیونکہ یہ آسامی کرنل محمد رمضان کے ہاتھ میں ہے جو میرا لحاظ کرے گا۔ میں نے جواباً کہا کہ میں تو حاجتمند ہوں اگر ملازمت مل جائے تو غنیمت ہے۔ اس پر آں مرحوم کرنل سے ملے۔ مگر کرنل نے یہ کہہ کر جس لڑکے کی سفارش آپ کر رہے ہیں وہ تو مرزائی ہے ملازمت دینے سے انکار کر دیا شیخ صاحب مرحوم نے اگلے روز مجھ سے تمام حال بیان کر کے کہا کہ کل میں تمہیں ساتھ لے جا کر کرنل کو ملوں گا۔ سو اگر کرنل مرزائی وغیرہ کا سوال کرے تو تم خاموش ہو جانا۔ میں خود ہی جواب دے لوں گا۔ جس سے آں محترم کی مراد یہ معلوم ہوتی تھی کہ میں اپنی احمدیت کو چھپا لوں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ جناب عالی! یہ ملازمت تو صرف تیس پینتیس روپے ماہوار کی ہے میں تو اگر ہزار روپے ماہوار کی بھی ہو تب بھی اسے قبول نہ کروں کہ مجھے اپنی احمدیت چھپانی پڑے اس پر آں محترم خاموش ہو گئے۔ اتفاق سے اسی روز حضرت مولوی عبد القادر صاحب رض لدھیانہ سے پٹیالہ تشریف لائے اُن کو اہنیں کرنل صاحب کے ہاں ملازمت کا معلوم ہو گیا۔ تب انہوں نے مجھے ساتھ لے کر کرنل سے ملنے کا ارادہ ظاہر کیا میں نے کہا کہ جس شخص نے پہلے ہی بربنائے احمدیت مجھے ملازمت دینے سے انکار کر دیا ہے اسے دوبارہ ملنے سے کیا بنے گا۔ مگر حضرت مولوی صاحب بااصرار اگلے روز شام کے وقت مجھے کرنل کی کوٹھی واقعہ چھاؤنی پٹیالہ لے گئے۔ ہم ابھی کوٹھی کے احاطہ کے گیٹ میں داخل بھی نہ ہوئے تھے کہ صحن میں کھڑے ہوئے کرنل نے کافی فاصلہ سے ہمیں دیکھتے ہی بلند آواز سے یوں کہنا شروع کر دیا "مولانا ابھی کوئی نوکری نہیں ابھی کوئی نوکری نہیں" بایں ہمہ حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لئے کرنل کے قریب پہنچ ہی گئے۔ تب کرنل نے حاکمانہ لہجہ میں کہا مولانا میں نے کہا ہے یہاں کوئی نوکری نہیں۔ جو نوکری تھی وہ کل ایک سکھ لڑکے کو دیدی ہے" اس پر حضرت مولوی صاحب واپس آ گئے مگر میرا دل کرنل کی درشت کلامی اور برے سلوک سے کہ مجھے رد کر کے ایک سکھ لڑکے کو ملازمت دے دی سخت آزردہ ہو گیا۔ ہم مغرب کی نماز کے وقت اپنی مسجد میں واپس پہنچ گئے اور نماز ادا کی جب فرضوں کے بعد کی سنتیں ادا کر رہا تھا تو میرا دل جوش دعا سے بھر گیا اور نہایت عاجزی سے اپنے رب محسن کے حضور التجا کی کہ مجھے رزق دے اور ایسا رزق دے کہ میں کرنل جیسے آدمیوں کا محتاج نہ بنوں۔

اگلے روز میں اپنی دکان کھولے بیٹھا تھا۔ گاہک کوئی نہ تھا کہ مال نہ تھا۔ ایسے حال میں میرا ایک سکول فیلو سامنے سے میرے پاس آن کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا "یار تیری دکان پر چیزیں تو ہیں نہیں اس لئے گاہک بھی نہیں آتے۔ تم کماتے کیا ہو اور کھاتے کہاں سے ہو؟"[2] اس پر میں نے کہا "بھئی میں کروں تو کیا کروں جب میرے پاس روپیہ ہی نہیں تو دکان کے لئے بکری کا سامان کس طرح مہیا کروں۔ میں نے ایک دو جگہ ملازمت کی کوشش بھی کی تھی مگر مجھے ملازمت کسی نے دی نہیں" اس پر وہ سکول فیلو جس کا نام مادھو رام تھا بولا "بھئی تم میٹرک پاس[3] ہو کیوں میڈیکل سکول لاہور میں داخل نہیں ہو جاتے؟" میں نے کہا "بھائی جس حال میں کہ میرے کھانے پہننے کا سامان بھی مہیا نہیں ہو سکتا تعلیم کے لئے اور روز بھی لاہور جا کر خرچ کہاں سے لاؤں؟ اگر مجھے وسعت حاصل ہوتی تو میں اپنے شہر کے کالج میں ہی کیوں تعلیم حاصل نہ کرتا" اس پر وہ کہنے لگا کہ "بھئی میڈیکل سکول کی تعلیم کے لئے ریاست کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے" میں نے کہا مجھے وظیفہ کس نے دینا ہے جسے معمولی ملازمت بھی نہ ملی" اس پر اس نے کہا کہ "میرے محلہ میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا سیکنڈ کلرک لالہ مولک رام رہتا ہے میں اسے کہوں گا کہ تمہیں وظیفہ دلوا دے" میں نے کہا "کہدو" تب اس نیک لڑکے نے اسی شام کلرک صاحب کو کہا۔ اس نیک دل کلرک نے میری درخواست چیف میڈیکل آفیسر کے پیش کر دینے کا وعدہ کر لیا اور چند دن بعد کی تاریخ بتلا دی اور کہا کہ صاحب بہادر میجر انیسور تھ (Major Ainsworth) کی کوٹھی پر اتنے بجے درخواست لے کر پہنچ جانا۔ چنانچہ میں پہنچ گیا اور حسب وعدہ کلرک نے میری درخواست پیش کر دی صاحب بہادر نے میرے چہرے کو دیکھ کر صرف یہ پوچھا کہ

"Do you like to join Medical School Lahore?" — یعنی — ("کیا تم میڈیکل سکول لاہور میں داخلہ لینا چاہتے ہو؟")

میں نے اس کا مثبت جواب دیا۔ تب صاحب موصوف نے میرے کھڑے کھڑے پرنسپل میڈیکل کالج لاہور کے نام چٹھی لکھ کر مجھے دے دی اور فرمایا کہ کل ہی لاہور کو روانہ ہو جاؤ کہ پرسوں داخلہ لیا جاوے گا۔ چنانچہ میں اگلے روز شام کو لاہور روانہ ہو گیا اور ۲ر اپریل ۱۹۰۸ء کو لاہور پہنچ کر میڈیکل سکول میں داخل ہو گیا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کو پہچانا کہ وہ غریبوں کا خبرگیر ہے اور صرف وہی ہے جو سچی محبت کر سکتا ہے اور وہی ہے جو غریبوں کی عاجزانہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتے ہوئے انہونی کو ہونی کر دکھاتا ہے

فالحمد للہ علیٰ ذالک!

---

[1] "مجھے ملازمت پسند نہ تھی"۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے مکرم بھائی بابو عبد الحمید صاحب سیالکوٹی نے جو ان دنوں اکونٹنٹ جنرل پٹیالہ کے محکمہ میں ممتاز عہدے پر تھے مجھے از راہ ہمدردی کہا تھا "میں آپ کو اپنے محکمہ میں ملازمت دلوا دوں؟" جس پر میں نے جواباً یہ کہہ دیا تھا۔ آپ کے محکمہ میں ونٹر سیزن (موسم سرما) میں دفتر دس بجے سے چار بجے تک لگنے کی وجہ سے جمعہ کی نماز کے لئے وقت نہیں ملتا۔ اور میں نماز جمعہ کو چھوڑ نہیں سکتا"

[2] خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے مجھے اس ناداری کی حالت کے باوجود اس بات کی توفیق دی کہ اپنی دکان سے عمدہ چیزوں کا دھن میں ایک عمدہ ترکی ٹوپی (مصحح) تحفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجا۔

[3] ان دنوں میٹرک پاس لوگوں کی بہت قدر تھی۔

اگرچہ اس سے پہلے بھی میرے پیارے رب نے میری بہت سی دعائیں قبول کی تھیں مگر اس دعا کی قبولیت کا جو رنگ نکلا یہ تھا کہ جب میں آنکر مسجد میں آئی تھی نہایت عظیم الشان نتیجہ دیکھ کر میرا سر آستانۂ الٰہی پر ایسا گر گیا کہ پھر اس آستانہ سے کبھی نہ اٹھا یہاں تک کہ وہ مخفی در مخفی ذات باری تعالےٰ میرے قریب پڑ گئی اور مجھ پر اپنی غفاری کی چادر ڈال دی اور اپنی راہ میں مجھے لے لیا۔

میرے چار سال تعلیم لاہور کے نمازوں اور سجدوں میں گزرے۔ میں ایک حقیر ترین طالب علم سے باعزت طالب علم بنتے ہوئے تعلیم کے آخری امتحان میں کامیاب ہوا اور ۱۲ جون ۱۹۱۲ء سے ریاست پٹیالہ کا ملازم بن گیا۔ اور رزق حلال حاصل ہوا الہام الحمو الجائع کی تاثیر کی وسعت خوب واضح ہو گئی۔

ربِ اعلیٰ کی غریب نوازی

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میری بھوک کو دیکھتے ہوئے

یا ایھا النبی اطعموا الجائع

والمعتر

کا بشارت الہام کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطہ سے رات کے بارہ بجے کھانا کھلوایا تھا اسی پاک ذات نے میری روحانی غذا کا بھی انتظام فرمایا۔ جسمانی غذا کے انتظام کیلئے علاوہ اسی رات کو کھانا کھلانے کے میڈیکل سکول میں داخل کروا کر میرے ڈاکٹر بن جانے کا انتظام بھی فرمایا تا کہ باعزت روزگار حاصل ہو مگر روحانی غذا کے لئے معجزانہ رنگ میں انتظام فرمایا وہ یہ کہ مجھے لاہور میں آئے صرف دس روز ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء کو لاہور لے آیا تا میں غریب و مسکین حضورؑ کے دیدار اور فیض صحبت اور کلمات طیبات سے مستفید ہو سکوں۔ چنانچہ یہ باتیں محض فضل ربی سے حاصل ہوئیں جن کا ذکر ایک طویل داستان ہے جو میرے اس مضمون میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

میرا زمانہ ملازمت ریاست پٹیالہ

(۱۲ جون ۱۹۱۲ء تا یکم فروری ۱۹۱۹ء)

میں لاہور میں میڈیکل سکول لاہور کے آخری امتحان میں کامیاب ہو جانے کا نتیجہ سن کر فوراً پٹیالہ چلا گیا اور ۱۲ جون ۱۹۱۲ء کو راجندر ہسپتال پٹیالہ میں جو ریاست کا بہت بڑا مرکزی ہسپتال تھا حاضر ہو گیا خدا تعالےٰ کے فضل سے میرے افسر میرے کام سے خوش ہو گئے اور ابھی ایک سال بھی ختم ہونے پایا تھا کہ مجھے اہم کام سپرد کر دئے گئے۔ میرے سب سے بڑے افسر ڈاکٹر بلاون نے تو میرے کام دیکھتے ہوئے تا منظوری بجٹ مجھے اپنی جیب سے الاؤنس دینا شروع کر دیا اور اسی افسر نے دفتر کے عملہ کے سامنے ایک روز یوں کہہ دیا کہ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ جیسا اسسٹنٹ سرجن اپنی تمام سروس کے زمانہ میں نہیں دیکھا۔ ایک دو سال کے عرصہ میں میری شہرت ہر شاہی و عام میں پھیل گئی یہاں تک کہ مجھے ایک وقت مہاراجہ صاحب کے خاص طبی عملہ میں لیا جانے لگا جو میری منتضرعانہ دعا کی وجہ سے رک گیا۔ کیونکہ مجھے اپنے دین کے برباد ہو جانے کا خطرہ تھا۔

یہ تو ہوا ظاہری رزق کا بیان۔ لیکن خدا تعالےٰ نے میری روحانی پرورش کا سامان بھی ساتھ ہی رکھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ میری دعا برائے احسن رزق کے چند ہی دن بعد میری میڈیکل تعلیم کا انتظام ہو گیا اور لاہور میں چار سال میں تعلیم ختم کرنے کے بعد مجھے معززانہ ملازمت مل گئی اور میری شہرت و عزت قائم ہو گئی اور کثیر رزق بھی حاصل ہو گیا مگر میرا رب محسن مندرجہ بالا انعاموں سے بالا تر چیز دینا چاہتا تھا وہ مجھے اپنا حسین چہرہ اپنی قدرت نمائی کرتے ہوئے دکھلانا چاہتا تھا۔

ایک روز کیا دیکھتا ہوں جب کہ میں اپنے ہسپتال کے عظیم الشان اپریشن روم کے (جس کا میں انچارج تھا) باہر چبوترے پر کھڑا ہوا تھا کہ سامنے دی کرنل رمضان جس نے اس روز سے قریباً ۸ سال پہلے مجھے بری طرح دھتکارا تھا میری طرف چلا آ رہا ہے اور جب قریباً اس قدر دور رہ گیا جس قدر فاصلہ سے اس نے مجھے دھتکارا تھا تو اس نے مجھے فرشی سلام کیا اور میرے قریب پہنچ کر لجاجت کے رنگ میں کہنے لگا جناب ڈاکٹر صاحب میرے بزرگ کی آنکھ کا اپریشن ہونا ہے مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔ میں نے اسے تو تسلی بخش جواب دے دیا اور اس کے برے سلوک کو نہ جتایا مگر میرا دل اپنے رب محسن کے حضور سجدہ میں گر گیا اور مولا بس۔ مولا بس۔ پکار اٹھا۔ اور اس احسان خداوندی نے میرے دل میں شکریہ کی اس قدر لہر پیدا کر دی کہ جی چاہتا تھا کہ اپنے پیارے اللہ کا شکر کرتے کرتے فنا ہو جاؤں کیونکہ مجھے صاف معلوم ہو گیا کہ میرے پیارے رب نے کرنل مذکور کے برے سلوک کو دیکھا اور میرے دکھ کو سنا اور میری دعا کے مطابق رزق عطا کیا اور پھر میرے پاس کرنل کو حاجتمندانہ حالت میں لایا اس طرح میرے زخمی دل کا علاج فرمایا

باقی

لیڈر (بقیہ)

کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۷)

آپ نے یہ پیشگوئی حقیقۃ الوحی میں نشان ۱۰۷ کے ضمن میں بیان فرمائی ہے۔ حقیقۃ الوحی پہلی دفعہ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اگر اسی تاریخ کو اس پیشگوئی کا اعلان سمجھ لیا جائے تو یہ ایسا زمانہ تھا جب بظاہر ان واقعات کے کوئی آثار نہیں تھے جن کا آغاز ۱۹۱۴ء کی پہلی جنگ عالمگیر سے ہوا۔ اب ان واقعات کو بظاہر ان کی بداعمالیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر چونکہ انسانوں نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو انتباہ دنیا کو کیا گیا تھا اپنی روش میں کوئی تبدیلی نہ کی اور توبہ کرکے اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر گرے اس لئے عذاب نہ ٹلا۔ اور اسی ترتیب سے یورپ۔ ایشیا اور جزائر پر نازل ہوا جس ترتیب سے پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے اور یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ یہ اتنی بدیہہ باتیں ہیں کہ ہمیں ان کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں اگر انسانوں نے اس انتباہ کو تسلیم نہ کیا اور توبہ نہ کی تو نہ جانے یہ سلسلہ کہاں تک چلا جائے۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ آخر انسان اس طرف آئے گا اور آخری تباہی سے ضرور بچ جائے گا جو لوگ نیک اور سعید ہیں وہ اس سے عبرت حاصل کر رہے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی جگہ پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔" (ایضاً ص ۲۵۶)

درخواستِ دعا

میری خالہ جان لاہور میں عرصہ سے بیمار ہیں اب بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں ایک امتحان دے رہا ہوں احباب میری کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار شمس الدین اسلم آف پشاور
حال ماڈل پور۔ کراچی۔

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا پشتو ترجمہ شائع ہو گیا

احباب جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد یہ سن کر خوش ہوں گے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا پشتو ترجمہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے ارشاد کی تعمیل میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری کتاب ہے جس کا سلیس پشتو میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ کتابت رائج الوقت رسم الخط میں ایک خوشخط کاتب سے کرائی گئی ہے۔ اس کتاب کی تقسیم کا کام وسیع تر اور بہترین رنگ میں ہونا چاہیئے۔ جن جماعتوں اور احباب کو یہ کتاب ابھی تک نہ پہنچی ہو وہ مکرم مولانا چراغ الدین صاحب فاضل مربی مسجد احمدیہ۔ جہانگیر پورہ پشاور شہر سے حسب ضرورت منگوالیں۔

(خاکسار شمس الدین عفی اللہ عنہ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد۔ پشاور شہر)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان سید امیر احمد شاہ صاحب برادر اصغر سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی مرحوم کافی عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۳ مئی ۶۶ء بمقام چنی گوٹھ ضلع بہاولپور وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (سید تنویر احمد شاہ ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم ربوہ)

لاہور میں ہائی سکول کا قیام

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لاہور میں جماعت احمدیہ کے نونہالوں کی تربیت گاہ کا قیام کیا جاوے تاکہ قوم کی یہ متاعِ عزیز خود اپنے مربیوں سے تربیت پاکر پروان چڑھے۔ اور جب قوم کی راہبری کی کمر شکن ذمہ واریاں قوم اُن کے کندھوں پر ڈالے تو وہ اپنی اپنی جگہ پر علیٰ قدر مراتب قوم کے وقار میں چار چار چاند لگاتے جاویں اور ان خاموش معماروں کی طرح جن کو اپنی قوتِ گفتار پر نہیں بلکہ اپنی قوتِ کردار پر ناز ہوتا ہے۔ قومی عمارت کو تا ثریا بلند کر دیں۔ اور تا ابد دنیا میں دنیا والوں سے اور آخرت میں اپنے خالق حقیقی سے تحسین اور آفرین سے جھولیاں بھرتے رہیں۔

اس کام کا ارادہ کر لینا بے حد آسان ہے مگر اس کا کرنا اتنا ہی مشکل اس کے باوجود ہم نے یہ مشکل تمنا کی ہے۔ اس کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ مگر اس کے نتائج کو ہماری کوششوں کے مقابلہ پر ہزاروں ہزار گنا زیادہ کر دینا اور اس کے استفادہ کی مدت کو تا قیامت لمبا کر دینا یہ ہمارے آسمانی باپ کے اختیار میں ہے جس کی نصرت و تائید پر ہم کو کامل بھروسہ اور ایمان ہے۔ ہم یہ معمولی سا گھروندا تعمیر کر کے اس کی بارگاہ میں التجا کریں گے کہ الٰہی اس دلوں کی تاریک دنیا کو روشن کر دے۔ اور بے سروسامان کوششوں کو سدا بہار اثمار سے نواز دے۔ یہ کام تیرا ہے۔ اور صرف تیرے نام کی سربلندی کے لئے ہم اسے سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ تو آپ اپنے عرش سے اتر کے آجا اور اس برباد دنیا کو آباد کر دے۔ اٰمین ثم اٰمین

اس غرض کیلئے ہم کو فی الحال ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ (ایم اے ایم ای ڈی) یا (بی اے بی ای ڈی) جسے تعلّم کا کافی تجربہ ہو۔ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو جسمانی اعتبار سے توانا ہونے کے علاوہ اخلاص اور محبّت کی دولت سے وافر حصّہ رکھتے ہوں۔ اور جو قوم کو ترقی کی طرف لے جانے کا ولولہ رکھتے ہوں۔ ان تھک محنت خود کر سکتے ہوں۔ اور دوسروں سے کروا سکتے ہوں۔ اور ان کی ترقی اور بہبودی کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہوں۔ ایسے اصحاب سے التماس ہے کہ وہ ہماری کوشش کو کامیاب بنانے کیلئے ہمارا ساتھ دیں۔ ابتداً تنخواہ مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار تک ہوگی۔ اور ان کے ذمہ سکول چلانے کی پوری ذمہ داری ہوگی۔ اور دوسرے سٹاف کا انتخاب بھی ان ہی کی ذمہ داری ہوگی۔

یہ سکول انشاء اللہ تعالےٰ انگریزی سکولوں کے مقابلہ میں ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہوگا۔ اور علاوہ دینی تعلیم کے جو یہاں پڑھنے کے لئے لازمی ہوگی۔ دنیاوی تعلیم میں بھی ہم انگریزی سکولوں کو پچھاڑنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

امیدوار اپنی درخواستیں فوری طور پر نیچے دئے ہوئے پتہ پر بھجوا دیں۔ ساتھ مقامی امیر جماعت کی سفارش ہو تو زیادہ مناسب ہوگا اس موقعہ پر ہم احباب جماعت سے بالخصوص دعا کی درخواست کرینگے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ کام ظاہر و باطن طور پر صرف اس کی رضا جوئی کیلئے کریں۔ اور وہ ہماری کمزور کوششوں میں بے پناہ طاقت عطا فرما دے تا جماعت کی ترقی میں ایک سنہرے باب کا اضافہ ہو۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔

طالب دعا:- چوہدری سمیع اللہ معرفت شفا میڈیکو سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری الفضل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

۴۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۲۲۹۶

میں طاہرہ شاہین زوجہ چوہدری محمد حمید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ سنت نگر ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ زیورات طلائی وزن ۱۳ تولے کل قیمت ۱۵۸۴/- روپے میری ملکیت ہے۔ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ۱۰۰۰/- روپے کل جائداد ۲۵۸۴/- روپے ہے زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے کڑے طلائی وزن ۴½ تولے بندے ۱½ تولہ کینٹھی ۲ تولے ٹکہ ایک تولہ۔ لاکٹ ۲ تولہ بالیاں ایک تولہ انگوٹھیاں ایک تولہ کل وزن ۱۳ تولہ طلائی۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد زندگی میں اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ طاہرہ شاہین۔ مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱۹ دیو سماج روڈ۔ رام نگر۔ لاہور۔ گواہ شد محمد حمید بقلم خود مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱۹۔ رام نگر۔ دیو سماج روڈ لاہور خاوند موصیہ ۲ گواہ شد عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور۔

وصیت مندرجہ بالا جائداد زیورات ۱۳ تولہ قیمت ۱۵۸۴/- روپے ہے اور حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے کل مبلغ ۲۵۸۴/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد خاوند موصیہ محمد حمید بقلم خود مکان ۷ گلی ۱۹ - دیو سماج روڈ۔ رام نگر لاہور۔ گواہ شد۔ عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور گواہ شد۔ سلیم احمد سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور۔ برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۲۲۹۷

میں بشریٰ بیگم زوجہ ناصر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے اور ایک ہزار روپیہ نقد بذمہ خاوند مخلص اور والد صاحب کے ذمہ بھی بطور قرض مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے کل جائداد مبلغ ۲۵۰۰/- روپے کی مالک ہوں زیور کوئی نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میری آمدنی کوئی نہیں اگر آمدن کا کوئی ذریعہ پیدا ہوا تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو تا زیست ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ بشریٰ بیگم زوجہ ناصر احمد گلی عزت خان وزیرآباد۔ گواہ شد غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد - (۲) والد موصیہ محمد ابراہیم گلی عزت خان وزیرآباد۔ وصیت میں مندرجہ جائداد ۲۵۰۰/- روپے حق مہر ۵۰۰ اور دیگر ۲۰۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی۔ العبد ناصر احمد بقلم خود گلی عزت خان خاوند موصیہ وزیرآباد۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال وزیرآباد۔ ۲۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصیت۔

مسل نمبر ۱۲۲۹۸

میں ایم عبد القادر ولد غلام جیلانی مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۶۹ سال پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ فروری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۳۲۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی لیکن جس جائداد کا ۱/۱۰ میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دوں وہ اس سے مستثنیٰ ہو گی میرے پاس اس وقت بصورت پراویڈنٹ فنڈ جمع شدہ رقم مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ العبد۔ ایم عبد القادر ولد غلام جیلانی مرحوم مکان ۸ رحمان سٹریٹ ۲ رحمان پورہ۔ ڈاکخانہ اچھرہ لاہور۔ گواہ شد ڈاکٹر عمر دین بقلم خود موصی ۱۱۴۰۱ صدر حلقہ رحمان پورہ۔ رحمان پورہ کوارٹرز ۲۲۱/E لاہور - ۱۲ - گواہ شد۔ ارشاد احمد بلیغ موصی وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ - مکان نمبر ۱ گلی ۲ - محمد پورہ اچھرہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۲۲۹۹

میں عبد الجبار خان ولد غلام قادر خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال نو مبائع پیدائشی احمدی ساکن رام نگر متصل چوبرجی مکان ۲۱ گلی ۱۴ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۶/۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد۔ عبد الجبار خان بقلم خود مکان نمبر ۲۱ گلی نمبر ۱۴ محلہ رام نگر متصل چوبرجی لاہور۔ گواہ شد عبد الغفار خان ولد عبد الجبار خان صاحب ہیڈ ماسٹر ڈیف اینڈ ڈمب سکول وصیت نمبر ۱۵۲۹۱ پشاور۔ گواہ شد عبد الرزاق خان ولد عبد الجبار خان صاحب رام نگر چوبرجی لاہور۔ مکان نمبر ۲۱ گلی نمبر ۱۴۔

مسل نمبر ۱۲۳۰۰

میں ڈاکٹر عین النعیم ایم بی بی ایس ولد ڈاکٹر عبد الرشید صاحب مرحوم قوم ورک پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد۔ ڈاکٹر عین النعیم ایم بی بی ایس نعیم کلینک اقبال روڈ کوئٹہ گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ عبد الوحید خان مکان $\frac{5-4}{118}$ پٹیل روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۲۳۰۱

میں امۃ الحفیظ شوکت زوجہ انعام الرحمٰن انور قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجود جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- (ایک ہزار) روپے میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے ۲۔ کانٹے طلائی ہار طلائی انگوٹھی طلائی وزنی ۴½ تولے مالیتی ۶۰۰/- روپے کل جائداد مالیتی ۱۶۰۰/- روپے ہے نیز میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ امۃ الحفیظ شوکت گواہ شد انعام الرحمٰن انور خاوند موصیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ وصیت ۱۳۸۰۱۔ گواہ شد محمد اکبر افضل شاہد برادر موصیہ۔ وصیت نمبر ۱۵۴۰۶ ربوہ

میرے ذمہ میری بیوی کا مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر واجب الادا ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ انعام الرحمٰن ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن شاکر کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

درخواست دعا

مدت سے کئی امراض میں گھرا ہوا ہوں مگر اب ایک عرصہ سے حالت تشویشناک ہے دیگر کئی حالات پریشان کن ہیں احباب کرام۔ درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر طرح سے خوشی اور سکون کی زندگی عطا فرمائے نیز اولاد کی نعمت سے بھی نوازے

(خاکسار ظفر اسلام۔ سابق انسپکٹر بیت المال)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے شیخ عبداللہ کو پاکستان آنے کی جو دعوت دی تھی کشمیری رہنما نے کل اس کا جواب بھیج دیا معلوم ہوا ہے کہ شیر کشمیر نے پاکستان آنے کی دعوت شکریہ کے ساتھ قبول کر لی ہے تاہم انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ ان کا پاکستان آنا اسی صورت میں مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ تصفیہ کشمیر کی کوئی ٹھوس تجویز بھی لائیں۔

شیخ عبداللہ نے اپنے جوابی مکتوب میں صدر ایوب کو بتایا کہ فی الحال وہ ایسے طریقے معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کی مدد سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار ہو سکیں اور اس سلسلہ میں تنازعہ کشمیر کا پر امن حل بہت ضروری ہے۔

شیخ عبداللہ نے پرسوں شام دہلی پہنچ کر بتایا تھا کہ اگر مجھے مسئلہ کشمیر پر حفاظتی کونسل میں اپنا کیس پیش کرنے کی دعوت موصول ہوتی تو میں کونسل کے اجلاس میں شرکت بخوشی منظور کر لوں گا یاد رہے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے پرسوں حفاظتی کونسل سے کہا تھا کہ وہ شیخ عبداللہ کو کونسل کے اجلاس میں اظہار خیال کی دعوت دے شیخ عبداللہ نے اسی سلسلہ میں نامہ نگاروں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا مجھے ابھی تک حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تاہم مجھے یہ دعوت ملی تو میں اسے قبول کر لوں گا۔

کراچی ۸ مئی۔ پاکستان نے کشمیر میں بھارتی فوج کی جانب سے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں اور جنگ بندی لائن کے اس جانب باشندوں کی جان و مال پر بلا اشتعال حملوں پر بھارت سے شدید احتجاج کیا ہے پاکستان نے ان حملوں سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے اور اقوام متحدہ میں پاکستانی نمائندہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ عالمی ادارہ کی توجہ اس جانب مبذول کرائے۔

پاکستان کی وزارت خارجہ نے ۵ مئی کو دو علیحدہ احتجاجی مراسلے بھارتی ہائی کمیشن کے حوالے کئے جن میں بھارتی حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کے سنگدلانہ واقعات کی روک تھام کے لئے اقدامات کرے!

● **لاہور ۸ مئی۔** سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے دو ماہ کے لئے روزنامہ ہلال پاکستان بند کر دینے کا حکم دیا ہے اخبار کی اشاعت پر اس پابندی کا اطلاق جمعرات ۷ مئی سے ہوگا پابندی مغربی پاکستان میں قیام امن کے قانون مجریہ ۱۹۶۰ء کی دفعہ ۶ کے تحت اخبار کے اداریوں میں قابل گرفت مواد شائع ہونے کے الزام میں لگائی گئی ہے

● **راولپنڈی ۸ مئی۔** بھارتی پولیس کے ہاتھوں ایک مسلمان کشمیری خاتون سکینہ بی بی کی گرفتاری پر مقبوضہ کشمیر کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے باخبر کشمیری حلقوں کا کہنا ہے کہ سکینہ بی بی نے حضرت بل کی درگاہ سے موئے مبارک کی چوری کے بعد مسلمانوں کی بغاوت میں جو سرگرم حصہ لیا تھا اس کی بناء پر اس کی گرفتاری عمل میں آئی ہے بھارتی حکام نے سکینہ بی بی کو اس بھارتی دستہ کے ایک پاہی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا ہے جسے بغاوت کو دبانے کے لئے مشرقی پنجاب سے مقبوضہ کشمیر بھیجا گیا تھا۔

● **راولپنڈی ۸ مئی۔** مرکزی وزیر تعمیرات ای اے رانا عبدالحمید نے بتایا کہ اسلام آباد میں دہلی کی جامع مسجد کے نمونہ پر ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی جائے گی صدر نے مسجد کی تعمیر کے منصوبہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور وہ اس کے لئے خود جگہ منتخب کریں گے، اس مسجد پر ایک کروڑ روپے خرچ ہوں گے رانا عبدالحمید نے مزید بتایا کہ اسلام آباد کے ہر ہاؤسنگ سنٹر میں ایک اجتماعی مرکز۔ ایک مسجد ایک کھیل کا میدان اور ایک ریستوران ہوگا آپ نے بتایا کہ بعض مزید ممالک نے اسلام آباد میں اپنے سفارت خانوں کی تعمیر کے لئے جگہ حاصل کی ہے۔

● **لاہور ۸ مئی۔** ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے لاہور سے شائع ہونے والے پانچ رسالوں کی اشاعت پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے ان رسالوں پر شیعہ اور سنی فرقوں کے مابین اختلافات کو ہوا دینے کا الزام عاید کیا گیا ہے جن رسالوں پر پابندی عائد کی گئی ہے ان کے نام یہ ہیں۔ ہفت روزہ رضاکار۔ ہفت روزہ پیام اسلام ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث۔ ماہنامہ معارف اسلام

● **راولپنڈی ۸ مئی۔** پاکستان سپیشل پولیس نے سرکاری دفاتر میں رشوت ستانی کو ختم کرنے کی کوششوں کے سلسلہ میں یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے ۲۸ فروری ۱۹۶۴ء تک ۳۶۲ مقدمات درج کئے ان میں ۲۶ مقدمات صوبائی و مرکزی گزیٹڈ افسروں کے خلاف ہیں اور ۲۲۸ مقدمات مختلف محکموں کے ماتحت ملازمین کے خلاف چلائے جا رہے ہیں جنہیں عین ارتکاب جرم کے وقت گرفتار کیا گیا تھا۔

● **عدن ۸ مئی۔** صنعا ریڈیو نے گزشتہ روز وفاق جنوبی عرب کی فوجوں پر زور دیا کہ وہ عرب قبائلیوں کے خلاف لڑنے کی بجائے برطانوی فوجوں کے خلاف جنگ کریں۔ ریڈیو نے وفاق کی باقاعدہ فوجوں کے افسروں اور فوجیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی بندوقوں کا رخ برطانوی سامراج کی فوجوں کی طرف پھیر دیں جو ان کے خطے میں اپنے نوآبادیاتی عزائم کے تحت آئے ہیں۔ ریڈیو صنعا نے کہا ہے کہ کسی عرب کو اپنے عرب بھائی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھانے چاہئیں۔

● **قاہرہ ۸ مئی۔** عرب لیگ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے دریائے اردن کا رخ موڑنے کا منصوبہ ایک جارحانہ کارروائی اور عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔

● **نئی دہلی ۸ مئی۔** شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے مدراس سے واپس دہلی پہنچنے کے بعد بھارت کے دارالحکومت میں کشمیر کے بارہ میں سیاسی سرگرمیاں اپنے پورے عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ ممتاز بھارتی لیڈر کل تمام دن صلاح مشورہ میں مصروف رہے مخالف جماعتوں کے اعتدال پسند راہنما اور حکومت کے بعض سینئر وزراء بھی کل دن بھر تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ بعض مواقع پر خود شیخ عبداللہ بھی ان صلاح مشوروں میں شامل رہے۔

کل کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا بھی جلاس ہوا جس میں کابینہ کے وزراء اور کانگرس کے مختلف گروپوں کے لیڈر موجود تھے۔ اجلاس کی صدارت پنڈت نہرو نے کی۔

بھارتی وزیر اعظم نے اس موقع پر بتایا کہ شیخ عبداللہ نے مسٹر راجگوپال اچاریہ اور اچاریہ ونوبا بھاوے سے جو بات چیت کشمیر کے بارے میں کی ہے اور جو خاکہ ان ملاقات کے بعد تیار کیا گیا ہے اس سے مجھے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے اور جب تک میں اس کی جزئیات اور نتائج پر غور نہ کر لوں۔ یہ درست ہے کہ آپ لوگ یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہیں کہ شیخ عبداللہ سے میری کیا بات چیت ہو رہی ہے لیکن اس بارے میں اخفا محض اس لئے برتا جا رہا ہے کہ حالات کو خراب ہونے سے بچایا جائے۔

● **مظفر آباد ۸ مئی۔** مقبوضہ کشمیر میں جموں کے علاقے میں طلباء کے مظاہرے اور عوام کے ساتھ پولیس کے تصادم کے واقعات بدستور رونما ہو رہے ہیں۔ اور صورت حال روز بروز بگڑتی جا رہی ہے۔ بھارتی حکام نے عوام کے مظاہروں اور حق خود ارادیت کے مطالبے کو دبانے کے لئے جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ متعدد دیہات اور شہروں میں ۲۴ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا ہے۔

جنگ بندی لائن کے اس پار سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران مقبوضہ کشمیر میں بموں کے تین دھماکے ہوئے۔

● **نیو یارک ۸ مئی۔** بھارتی اخبار "سٹیٹسمین" کی اطلاع کے مطابق برطانیہ اور امریکہ بھارت کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اوتھان کو مصالحت کنندہ کی حیثیت سے کشمیر بھیجنے کی حمایت کریں گے۔ مغربی طاقتوں کا خیال ہے کہ جس طرح ابتداء میں بھارت نے ڈاکٹر گراہم کے مشن کی مخالفت کی تھی اور بعد میں رضامند ہو گیا تھا اسی طرح اب بھی اس کی رضامندی حاصل ہو جائے گی۔

ان کا کہنا ہے کہ بھارتی مندوب مسٹر چھاگلا اگرچہ واضح طور پر سلامتی کونسل اور اس سے باہر یہ اعلان کر چکے ہیں کہ ان کا ملک مصالحت کنندہ کی حیثیت سے اوتھان کا خیر مقدم نہیں کرے گا لیکن اس کے باوجود برطانیہ اور امریکہ نے سلامتی کونسل کے دوسرے ارکان میں کنویسنگ کا آغاز کر دیا ہے تاکہ اس سلسلہ میں جو تحریک پیش کی جائے اسے منظور کرایا جا سکے۔

● **راولپنڈی ۸ مئی۔** مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایس۔ ایم مرشد کو یکم جون سے صوبہ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ اس تقرر کا اعلان وزارت قانون کے ایک پریس نوٹ میں کیا گیا۔

● **کراچی ۸ مئی۔** پی آئی اے کی فرینکفورٹ ماسکو سروس اتوار سے شروع ہو جائیگی اس مقصد کے لئے پی آئی اے کے طیاروں کو لندن میں اترنے کا حق مل گیا ہے۔ اس بات کا انکشاف پی آئی اے کے سربراہ کموڈور نور خاں نے کل پیکن سے واپسی پر کیا۔

کموڈور نور خاں نے بتایا کہ لندن میں پی آئی اے کے طیاروں کے اترنے کے حقوق کے بارے میں ایک عارضی سمجھوتہ پر عنقریب رسمی طور پر دستخط ہو جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ چین اور پاکستان کی فضائی سروس کے نتائج سے مطمئن ہیں۔ کینٹن اور شنگھائی میں ہمارے طیاروں کو ضروری سہولتیں مہیا کرنے کے لئے بہت عمدہ انتظامات کئے گئے ہیں۔

● **نئی دہلی ۸ مئی۔** بھارت کے پارلیمانی امور کے وزیر مسٹر ستیہ نارائن نے کل اعلان کیا کہ ۲۷ مئی کو پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں کشمیر اور دستوری ترامیم پر غور کیا جائے گا۔

دعائے نعم البدل

میرے برادر نسبتی ملک لطیف احمد صاحب سرور بی۔ اے بی۔ ایڈ جناح کالونی لائل پور کا اکلوتا فرزند عزیز رفیق احمد بعمر تقریباً دو ماہ ۲۵ مئی ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

(خاکسار: محمود احمد سعید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴۸